www.novelsclubb.com
ہم راہی
از قلم آمنہ ندیم
:novelsclubb
03257121842
:read with laiba

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ہم راہی

از قلم

آمنہ ندیم

www.novelsclubb.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعارفیں اللہؐ کے نام جو رحم کرنے والا ہے۔

رات کے دو بجے مجھے خیال آیا کے کیوں نہ اپنی ایک ناول ہو ؟اور پھر اس خیال کے تحت میں نے اپنی ناول لکھنا شروع کری۔ کہانیاں میں شروع سے دماغ میں کافی اچھی بنالیتی تھیں،اس کی بھی انہیں میں سے ایک ہے۔ناول پڑھنے سے پہلے ہی میں آپ لوگوں سے معذرت خواہ ہوں، کیونکہ میں جانتی ہوں کے یہ ناول اتنی اچھی نہیں جتنی باقی پیشہ ور لکھنے والوں کی ہوتی ہیں۔اور یہ ناول میں نے صرف اپنے شوق کی وجہ سے لکھی ہے،تو براہ کرم اگر کوئی لکھائی میں غلطی ہو تو معذرت خواہ ہوں۔اس ناول کو لے کر میری زیادہ کوئی توقعات نہیں ہیں لیکن پھر بھی امید کرتی ہوں کہ آپ سب کو اچھی لگے گی۔

"ہم راہی" یہ وہ نام ہے جس کے لئے میں چوبیس گھنٹے اس خیال میں غرق رہتی تھی کہ کیا یہ واقعی اچھا نام ہے؟اس سے پہلے میں نے "داستانِ دل "نام سوچا تھا جو مجھے بلکل پسند نہیں آیا، پھر "ہم سفر "سوچا جسکو سوچتے ہوئے دماغ نے "ہم راہی "کہا اور میں نے یہ نام رکھ دیا۔اس نام کے پیچھے مزید کوئی کہانی نہیں ہے۔

اس کہانی کو لکھتے وقت میرے ساتھ میری چھوٹی بہن کے علاوہ کوی نہیں تھا۔ کیونکے میں نے کسی کو یہ نہیں بتایا کے میں کچھ لکھ رہی ہوں البتہ یہ سب کو پتہ ہے کے میں ناول پڑھتی ضرور ہوں۔ایک واحد میری بہن ہے جس کو میں ہر چیز بتا دیتی ہوں اور یہ بھی چاہتے نہ چاہتے بتا دیا۔اور جتنا لکھتی گی اُس کو پڑھ کے سنا دیتی گئ۔جب میں نے اسے پہلی قسط سنائی تھی۔اور اس کا ریکشن دیکھا تھا۔مجھے میری محنت وہی وصول ہوتی محسوس ہوئی تھی۔میں اس کی تہہ دل سے شکر گزار ہوں کے اس نے مجھے ہر لمحہ سپورٹ کیا۔اسی کی وجہ سے میں نے اس ناول کو پوسٹ کیا تھا کیونکے اس کا کہنا تھا"آمنہ اس ناول کو شائع کروانا میں پی ڈی ایف سے بھی

www.novelsclubb.com

پڑھوں گی۔" اگر وہ مجھے اس ناول کو شائع کروانے کا نہیں کہتی تو میں کب کا اس کو اپنے دماگ کی سنتے ہوے ڈلیٹ کر چکی ہوتی۔

یہ ناول قسط وار ہے۔اور اگلی قسط کب آئے میں کچھ نہیں کہہ سکتی کیونکے میرے لیے یہ مشکل ہے کے میں ایک دن کا گیپ دیے بگیر انسانوں کی طرح لکھ دوں۔ پہلی قسط بہت چھوٹی ہے تو دوسری قسط انشااللہ لمبی ہو گی۔

میری بکواس سنے کے لیے شکریہ اب آپ اس ناول کو پڑھ سکتے ہیں اور مجھے میرے انسٹا اکاؤنٹ پر ڈی ایم کر کے لازمی بتایئے گا کے آپکو "ہم راہی" کی پہلی قسط کیسی لگی۔

www.novelsclubb.com

آمنہ ندیم

Instagram account: quilleanaaa

ہم راہی

تیسری قسط

گاڑی ٹائر کی آواز کے ساتھ ایک جھٹکے سے رکی۔ وہ دروازے کو کھولتی باہر آئی اور زور سے دروازے کو بند کرتی تیز تیز قدموں سے چلتی اس ریسٹورینٹ کے اندر آئی جب نظر کونے میں بیٹھے اس شخص پر گئیں تو جبڑے بھینچتی وہ اس ٹیبل کی جانب قدم بڑھاتی اس شخص کے سر پر کھڑی ہو گئی اور غصے سے اس ٹیبل پر اپنا ہاتھ مارتی وہ اس شخص کے جانب جھکی۔

"آخر تمھارا مسئلہ کیا ہے ریان؟ کیوں میری زندگی میں مشکلات لاتے ہو؟ چاہتے کیا ہو تم مجھ سے، ہاں؟" ریان نے سکون سے اس کی جانب دیکھا جو غصے میں اس کے سامنے جھکی چلا رہی تھی ریان گہری سانس لیتے ہوئے پشت کو چیئر سے ٹکائے پیچھے کو ہوا اور اپنی شہد رنگ آنکھوں سے اس کی ہیزل آئیز میں جھانکتے ہلکے مگر انتہائی سنجیدہ لہجے میں بولا۔

" سمجھتی کیا ہو خود کو تم؟ ہو کون تم جس کی زندگی میں میں مشکلات لاؤ گا؟ مانا تمھارا اوپر والا پورشن خالی ہے لیکن پھر بھی بات انسان کو سوچ سمجھ کر کرنی چاہیے۔"

آخر میں اس کا لہجہ سنجیدگی سے ہٹ کر مزاک اڑانے والا تھا سیرینا کا چہرہ توہین کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔ سوچ کے آئی تھی کے غصے سے بات نہیں کرے گی لیکن یہ شخص اس کے غصے کو خود ہوا دیتا تھا۔

"اوہ ہیلو مسٹر وہ تم ہی ہو جو میرے پیچھے کسی جان کے عذاب کی طرح پڑ گئے ہو۔ تم ہوتے کون ہو میرا رشتہ مانگنے والے؟ نفرت کرتی ہوں میں تم سے۔ مر جاؤں گی لیکن تم سے شادی نہیں کروں گی م۔۔۔۔۔"

"تو کر دو انکار۔" سیرینا تلخی سے مزید کچھ بول رہی تھی جب ریان نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"میں ڈیڈ کو انکار کر کے ہرٹ کرنا نہیں چاہتی اسی لیے انکار تم کرو گے۔" وہ اب ریان کے مقابل رکھی چیئر پر بیٹھ کر گہری سانس لیتے ہوئے آہستگی سے بولی۔ ریان نے بھوئیں اچکا کر اسے دیکھا اور آگے کو جھکا۔

سیم ہئیر۔ میں بھی اپنے والدین کو انکار کر کے ہرٹ کرنا نہیں چاہتا۔ تو فیصلہ ہو گیا۔ ہم شادی کر رہے ہیں۔" وہ اٹھتے ہوئے بولا ہوا کے باعث ریان کے بال ماتھے پر گر کے بکھر گئے سیاح شرٹ ہوا سے پھڑ پھڑانے لگی۔ وہ پینٹ کی جیبوں میں اپنے دونوں ہاتھ ڈالتے بغیر سیرینا کا جواب سنے آگے کی جانب بڑھ گیا۔

سیرینا نے اس کی پشت کو گھورا اس کے چہرے کے اعصاب تن گئے تھے۔ وہ جتنا اس معاملے کو آسانی سے نپٹانا چاہ رہی تھی اتنا یہ معاملہ مشکل سمت جا رہا تھا۔ ریان ایک آخری حل تھا جو خود اپنی بات بلکے اپنا فیصلہ سنا کر چلا گیا تھا۔ اب وہ کیا کرے؟ سب کچھ اتنا مشکل کیوں ہے؟ اب تو کوئی چارا نہیں بچا سوائے اس کے کے یا تو وہ انکار کر کے اپنے ڈیڈ کو ہرٹ کر دے یا ریان سے شادی کر کے اس دلدل میں

پھنس جائے۔ دونوں کام مشکل تھے وہ دونوں میں سے کچھ نہ کر کے اس مصیبت سے نکلنا چاہ تھی لیکن اب اسے ان دو میں سے ایک کو چُنا تھا۔

وہ اپنے خیالات سے باہر آئی جب اس کا موبائل بجا نام پڑھ کر اس نے ایک جھٹکے سے موبائل اٹھایا اور جیسے جیسے وہ اس دوسرے شخص کی بات سنتی گئ ویسے ویسے اس کے ماتھے پر بل گہرے ہوتے گئے۔

•••••••••••••••••

اپنے آفس روم میں کھڑیں ان کی نظریں سامنے دیوار پر لگے ایل ای ڈی پر جمی تھیں۔ انہیں ایسا لگ رہا تھا جیسے ساری دنیا ہل کر رہ گئی ہو۔ بے یقینی سے نظریں سکرین پر گاڑے وہ ایک جھٹکے سے اپنی رولنگ چیئر پر بیٹھیں۔ بگیر نوک کیے ان کی اسسٹنٹ (ہرا) اندر آئی اور اضطرابی کیفیت میں جلدی جلدی بولنے لگی۔

”م۔۔۔ میم یہ۔۔۔ یہ کیسے ہو گیا؟ یہ اچانک کیسے ہو گیا؟ کون ہو سکتا ہے اس کے پیچھے؟ ہماری کیمپین کی شوٹنگ تو کل ہی ختم ہوئی تھی راتوں رات کوئی کیسے پوری

شوٹ کو کاپی کر سکتا ہے؟اب کیا کریں گے ہم؟اب کیا ہو گا؟‘‘ ہرا مسلسل بول رہی تھی جب کے زرمینا صاحبہ سن بیٹھیں تھیں۔یہ پہلی بار ہوا تھا جب ان کی کیمپین کو کاپی کیا گیا ہو۔اس کیمپین کی شوٹ کے بارے میں صرف کپنی کے فوٹو گرافر،ماڈل،اور چند بھروسہ مندورکرز کو پتا تھا۔یہ شوٹ کپل شوٹ تھی جو زیوور برائڈل ڈریسز کو دنیا کے سامنے لانے کے لیے ایک ایسی کیمپین تھی جس میں لاکھوں کروڑو خرچ ہوے تھے۔زرمینا صاحبہ کے لیے یہ بات ناقابلِ یقین تھی کے ان کے کسی قریبی اور ٹرسٹڈ ایمپلائز میں سے ایک نے اس شوڈ کی انفورمیشن حریف کمپنی کو دی ہے۔لیکن بات یہ تھی کے جس نے اس کو کاپی کیا ہے وہ کوئی عام نہیں بلکہ جانے مانے والی ایک بہترین ڈیزائنگ کمپنی تھی۔

ان کا دماگ اس وقت بلکل سن تھا۔انہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا لیکن زیوور کی سی ای او ہونے کے ناتے انہیں خود کو کمپوز کرنا تھا خود کو سنبھالنا تھا۔گہری سانس لیتے

ہوئے انہوں نے کچھ سانیا اپنی آنکھیں بند کیں اور جب کھولیں تو وہ خود کو کمپوز کر چکیں تھیں۔

”ریلیکس ہرا جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو۔ سب سے پہلے کمپنی کے مونیٹرز کا پاسورڈ چینج کرواور کسی کو فلحال وہ پاسورڈ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کمپنی کے مانیٹرز کے علاوہ جو ایمپلائز اپنا لیپ ٹاپ استعمال کرتے ہیں ان سے ان کا لیپ ٹاپ لے لو باقی میں سمبھال لوں گی۔“ ہرا نے سر ہلاتے ہوئے ان کی دی ہوی ہدایت کو سنا۔

وہ میم میں اتنا پریشان ہو گئ تھی کے میں نے سیرینا میم کو فون کر دیا و۔۔۔۔“

"اوہ گوڈ سیرینا کو پریشان کرنے کی کیا ضرورت تھی اس کی خود کی اتنی مصروفیت ہے۔ اچھا خیر اب بلا لیا ہے تو میری آج کی میٹنگ کو کینسل کر دو اور جو جو کام میں نے دیے ہیں انہیں جلد سے جلد پورا کرو۔" ہرا اسر ہلاتی دروازے کے جانب بڑھ

گئی اس نے جیسے ہی دروازا کھولا سامنے ہی سیرینا تیز قدموں سے چلتی آرہی تھی۔

ہرا اسے جگہ دیتی آگے بڑھ گئی تو سیرینا اندر آئی۔

"واٹس گوئنگ آن مام؟ یہ کون کر سکتا ہے؟ کیا آپ کو کسی پر شک ہے؟" زرمینا صاحبہ اپنی پاور چیئر سے اٹھتیں سیرینا کو صوفے کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کرتی خود بھی اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔

"مجھے اپنے امپلائیز میں سے کسی پر شک نہیں ہے۔"

"پھر کس پر ہے؟" اس نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔

"فلحال میں کچھ نہیں کہہ سکتی ابھی مجھے یہ سوچنا ہے کہ اپنی کیمپین کو پھر کیسے شروع کیا جائے۔" سوچ میں ڈوبی ان کی ہلکی آواز ابھری سیرینا نے سر ہلایا کچھ دیر پورے روم میں خاموشی چھا گئی تھی پھر زرمینا صاحبہ نے ایک جھٹکے سے گردن موڑ کر سیرینا کو دیکھا اور مسکرائی سیرینا نے ایک آئبرو اچکا کر انہیں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا وہ آپ نے کیا سوچا ریان سے شادی کرنے کے بارے میں ؟" سیرینا نے گہری سانس لے کر گردن دو بار اسید ھی کی نظریں ماربل کے فرش پر تھیں۔

میں اس بارے میں کیوں سوچنے لگی ؟""

شادی آپ کی ہونی ہے سوچ گیں بھی آپ نا؟""

"مجھے نہیں پتا مام میں ایک بار کہہ چکی ہوں نہیں کرنی مجھے کسی سے بھی شادی ."

اس کے لہجے میں بیزاریت ہی بیزاریت تھی۔انہوں نے گہری سانس لے کر نرمی سے سیرینا کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"بیٹا ایک نا ایک دن تو شادی کرنی ہے۔میں نے اور آپ کے بابا نے اس سے پہلے آپ کے جو بھی رشتے آتے تھے انہیں خود آگے بڑھنے سے روک دیا لیکن اس رشتے اور ان رشتوں میں بہت فرق ہیں۔ریان کو آپ کے والد بہت اچھے سے جانتے ہیں اور چاہتے ہیں کے آپ کی شادی اسی سے ہو کیونکہ ہمیں اس پر بھروسہ ہے کہ وہ آپ کو بہت خوش رکھے گا۔آپ پر کبھی بھی کوئی مصیبت نہیں آنے

دے گا۔ ہمارا یقین کرو ہم آپ کو فورس نہیں کر رہے بس یہ چاہتے ہیں کے آپ کوئی غلط فیصلہ نہیں لیں۔" سیرینا نے گہری سانس لے کر ان کا ہاتھ اپنے بالوں سے ہٹا کر اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"کیا چاہتے ہیں آپ لوگ اس شخص سے شادی کر لوں جس سے نفرت کرتی ہوں؟" اس نے تھوڑی دیر جواب کا انتظار کیا جب زرمینا صاحبہ نے کچھ نہیں کہا تو وہ دوبارا بولی۔

"ٹھیک ہے کر لیتی ہوں۔" زرمینا صاحبہ کی حیرانی سے آنکھیں باہر آگئی۔ وہ یعنی سیرینا اتنی آسانی سے مان گئی؟ کیا وہ کوی خواب دیکھ رہی تھیں؟ یا رینا کوی مزاک کر رہی تھی؟

"کیا کہا؟ آپ اس سے شادی کرنے کے لیے تیار ہو؟ دیکھو سیرینا یہ ایک سیریس ٹاپک ہے تو آپ مجھ سے اس معاملے میں مزاک نا ہی کریں تو بہتر ہے۔"

"مام، آئم سیریس۔"

www.novelsclubb.com

نو یو آر ناٹ۔""

آئی ایم۔""اس نے سر ہلاتے ہوئے بولا اور چہرا سیدھا کر لیا اچانک لب ایک جانب پھیلے تھے جو زرمینا صاحبہ نے نہیں دیکھے وہ صدمے میں جو تھیں۔ سیرینا نے دوبارا ان کی جانب دیکھا تو چہرا ہر تاثرات سے عاری تھا۔

"اچھا خیر آپ نے کیا سوچا کیمپین کے بارے میں؟"زرمینا صاحبہ نے ایک دو بار پلک جھپک کر اسے دیکھا۔اتنا شاک تو انہیں اپنی کیمپین کا پی ہونے کی خبر پر نہیں لگا تھا جتنا سیرینا کے ایک ہاں میں لگا۔

"ٹھیک ہیں میں جارہی ہوں آپ جب شاک سے باہر آجائیں تو پھر مجھے بتائیے گا۔"وہ اٹھ کر جانے لگی تو زرمینا صاحبہ نے اسے روکا اور جو کہا اس سے اب شاک میں جانے کی باری سیرینا کی تھی۔

•••••••••••••••

"تم اور ریان اس کیمپین کے لیے زیور کے ماڈل بنو گے۔" یہیں وہ جملہ تھا جس سے سیرینا کو حیرانی ہوئی تھی اور وہ بس یہی سوچ کر رہ گئی تھی کہ اتنی ماڈلز ہونے کے باوجود زرمینا صاحبہ کو ان دونوں کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی۔ ایسا نہیں ہے کہ سیرینا نے پہلے کبھی زیور کے لیے شوٹ نہیں کی۔ کی ہے لیکن بچپن میں وہ بہت شوق سے جاتی تھی بہت بار صرف شوٹ دیکھنے اور کچھ بار خود کی شوٹ کروانے۔ لیکن اس شوق کو اور اس کڈز کلو تھس کو ختم ہوئے کافی عرصہ گزر چکہ تھا۔ حال میں واپس آؤ تو سیرینا ہمیشہ کی طرح غصے میں دکھائی دے رہی تھی۔

"اب دوبارا مجھے تمھاری نظریں خود پر محسوس ہوئی نا تو آنکھیں نوچ لوں گی تمھاری۔" اس نے غصے سے چڑ کر کہا۔

"بہت خوش فہمیاں پالی ہوی ہیں آپ نے محترمہ ویسے۔" ریان نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

مام دیکھ رہی ہیں نا آپ اسی وجہ سے اتنا بولا تھا آپ کو کے کمپنی کے ماڈلز کو ہی لیں ہمیں نہیں۔" سیرینا نے غصہ بامشکل ضبط کرتے کہا۔ وہ لوگ اس وقت میک اپ روم میں تھے۔ سیرینا کا میک آپ تقریباً ہو چکا تھا بس زرا ٹچ اپ ہو رہا تھا۔ اس کا چہرہ ہمیشہ کی طرح غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ دیوار پر لگے شیشے کے سامنے رکھی چیئر پر بیٹھی تھی ریان اور زرمینا صاحبہ پیچھے رکھے صوفے پر بیٹھے تھے۔ ریان کی نظریں خود پر مسلسل محسوس کر کے (بلکہ اس پر نکالنے کے لیے) اس نے چڑ کر کہا تھا جس پر ریان کے جواب نے غصے سے اسے آگ بگولہ ہی تو کر دیا تھا جو میک آرٹسٹ (زارا) اس کا میک اپ کر رہی تھی اس کے چہرے پر بے بسی بھرا غصہ تھا چونکہ سیرینا بولے جا رہی تھی تو زارا کو لپسٹک لگانے میں بہت مشکل ہو رہی تھی۔ زرمینا صاحبہ یہ نوٹ کر چکی تھیں جب ہی سیرینا کو غصے سے ٹوکا۔

www.novelsclubb.com

"سیرینا منہ بند رکھو اپنا اور خاموشی سے ٹچ اپ کروالو۔" وہ دانت پیستی دوبارا سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر بعد اس کا ٹچ اپ ہو چکا تھا۔ وہ دونوں بلکل تیار تھے اور اب زرمینا صاحبہ کے ساتھ باہر آ گئے تھے۔

سیرینا کا برائڈل ڈریس گولڈن کلر کا تھا اور دوپٹا مارون کلر کا تھا۔ ناف تک آتی گول گلے کی شرٹ جس پر گلے کی پٹی اور دامن پر سفید رنگ کے چھوٹے بڑے اسٹونز لگیں تھی جو دور سے دیکھو تو چمک رہے تھے۔ باقی شرٹ پر مارون اور سفید اسٹونز ایک دوسرے سے فاصلے پر لگے تھے۔ نیچے گولڈن کلر کا ہی لہنگا تھا جس پر نیچے سے سفید اسٹونز شروع ہو کر ایسے لگے ہوے تھے کے دور سے دیکھو تو لگتا تھا چھوٹے بڑے محل ہو۔ مارون کلر کا نیٹ کا دوپٹا جس کے بورڈر پر ویسا ہی کام ہوا تھا جیسا شرٹ کے گلے اور دامن پر تھا بس فرق یہ تھا کے دوپٹے کے بورڈرز پر زیادہ بھاری کام تھا۔ لمبے سیاہ بال کھل کر پیچھے کمر پر گرے ہوے تھے جنہیں نیچے سے کرل دیا ہوا تھا آگے سے سیدھی مانگ نکلی ہوی تھی اور آگے سے کچھ بال پیچھے ایسے لیے

گئے تھے کے لگ رہا تھا میسی بن ہو لیکن ہاف۔ بالوں کی کچھ لٹیں کرل دے کر آگے چہرے پر گرائ ہوی تھیں۔ چہرے کا میک اپ لاکھ زرمینا صاحبہ کے "ہیوی کروانا ،ہیوی کروانا" کہنے پر بھی اس نے میک اپ لائٹ کروایا تھا پر لبوں پر مارون لیپسٹک نے چہرے پر چار چاند لگا دیے تھے۔ مینیمل سی ڈائمنڈ جویلری پہنے وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔ ریان نے سفید شلوار کمیز جس پر گولڈن ویسٹ کوٹ تھی پہنے ہوے تھے۔ بالوں کو بغیر کسی جیل کے سیٹ کیا تھا۔ ہاتھ میں سیاہ گھڑی پہنے وہ سادگی میں بھی غضب ڈھا رہا تھا۔

ابھی زرمینا صاحبہ سیٹ پر کچھ چینجز کروا رہی تھیں تو وہ دونوں سائڈ میں لگے صوفے پر بیٹھے تھے۔

"دیوانا کر رہا ہے تیرا روپ سنہیرا،

مسلسل کھل رہا ہے مجھکو اب یہ سیہرا۔

بتا اب جائیں تو جائیں کہاں۔"

سیٹ پر اچانک کسی نے گانا لگایا تھا۔سیرینا بے خودی میں سروں پر سر کو جمبش دینے لگی ریان کی نظریں صرف اسی پر جمیں تھیں۔وہ جب سامنے ہوتی تھی تو اس کے علاوہ باقی سارا منظر دھندلا ہی تو ہو جاتا تھا۔

"دیوانا کر رہا ہے تیرا روپ سنہیرا،

مسلسل کھل رہا ہے مجھکو اب یہ سیہرا۔

بتا اب جائیں تو جائیں کہاں۔"

"کیسی لگ رہی ہوں؟"ریان کی نظریں مسلسل خود پر جمیں دیکھ اس نے پوچھا۔

"بلکل میری لگ رہی ہو۔"اس نے آہستگی سے بولا اتنی آہستگی سے کے اسے اپنی آواز خود بامشکل آئی تھی۔سیرینا کو سنائے نہیں دیا وہ کندھے اچکا کر اٹھ گئی۔ان دونوں کو اب زرمینا صاحبہ بلا رہی تھیں۔ریان سر جھٹکتا اٹھ گیا تھا۔

"درد کا عالم ہیں ہر دم،

تیرے بن او میرے ہمدم،

آنکھوں میں دکھتی ہیں مایوسیاں۔

جہاں بھی جاؤں تیرے بن،

بڑی مشکل سے گزرے دن،

چبھتی ہیں دل کو تیری خاموشیاں۔

راز گہرا جو ہیں تیرا،

در ہیں کیسا تو ہیں میرا۔

www.novelsclubb.com

دیوانا کر رہا ہے تیرا روپ سنہیرا،

مسلسل کھل رہا ہے مجھکو اب یہ سیہرا۔

بتا اب جائیں تو جائیں کہاں۔"

••••••••••••••••••••

پہلے سیرینا کی سولو شوٹ ہوئی تھی پھر ریان کی اور اب دونوں کی ساتھ ہو رہی تھی۔ فوٹو گرافران دونوں کو جیسے جیسے پوز بنانے کا کہہ رہے تھے وہ دونوں ویسا ہی کر رہے تھے البتہ سیرینا کے چہرے پر صاف بیزاری تھی۔

"اب سیرینا میم آپ آگے آکر کھڑی ہو جائے اور ریان سر آپ سائڈ ہو کر تھوڑا پیچھے کھڑے ہو اور نظریں آپ کی سیرینا میم کے چہرے پر ہو نگی۔ اس پک میں فوکس سیرینا میم کے ڈریس پر ہو گا۔" ان دونوں نے ویسا ہی کرا جیسا اس فوٹو گرافر نے بولا تھا۔ دو تین پکچرز ایسے لیں۔

اب سیرینا میم اپنا چہرہ ہلکا سا موڑ کر دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھیں۔" سیرینا نے حیرت سے اس فوٹو گرافر کو دیکھا۔ یہ شوٹ ڈریس کی تھی یا ان کی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"ایک سیکنڈ یہ شوٹ ڈریس کا ہیں نا؟ تو پھر ہم کیوں پوزس دے رہے ایسے جیسے ہماری شادی کی فوٹو گرافی چل رہی ہیں یہاں؟"

"وہ بھی جلد ہو گی فکر نہ کرو۔" ریان نے اس کے کان کے قریب جھک کر بولا تھا جس پر سیرینا نے باقاعدہ گردن موڑ کر اسے گھورا فوٹو گرافر نے موقع دیکھتے کھٹا کھٹ دو تین پکچرز اتار لیں۔

"چلو اب دوسرا ڈریس پہنوں دونوں جا کر۔" زرمینا صاحبہ مصروف سے انداز میں تصاویر کو دیکھتے بولیں۔

"دوسرا؟" سیرینا تقریباً چیکھی تھی۔ زرمینا صاحبہ نے اسے گھور کر دیکھا تو منہ بسورتی چینجنگ روم میں چلی گئی۔ ریان کی کوئی کال آگئی تھی اسی لیے وہ سائڈ میں کال لینے چلا گیا تھا جب زرمینا صاحبہ اس کے جانب آئی۔

"جی آنٹی؟" اس نے کال کٹ کرتے ہوئے انہیں مخاطب کیا۔

"بیٹا اگر کوئی مصروفیت ہے تو ہم کل کنٹینیو کر لیتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں نہیں دوست کی کال تھی کوئی ضروری بات نہیں آپ چلیں آج ہی ختم کر دیتے ہیں اس شوٹ کو۔" اس نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے بولا تو زرمینا صاحبہ سر ہلاتے ہوئے مسکرادیں۔

....

وہ اس وقت کسی سنسان روڈ پر چل رہی تھی۔اندھیرا پھیل چکا تھا صرف اسٹریٹ لائٹس کی روشنی روڈ پر پڑ رہی تھی۔اس کی ہیلز اس کے ہاتھ میں تھیں۔ننگے پاؤں وہ بس چلے جارہی تھی نا منظل کا پتا تھا نا ٹھکانے کا اسے بس چلتے جانا تھا اور وہ چل رہی تھی بلکل بیگانا ایسے جیسے کوئی نشے میں دھت انسان چلتا ہے بلکل ویسے ہی لیکن اس کے قدم ایک دم رکے تھے اسے اپنے پیچھے سے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی کوی بہت پاس آرہا تھا۔اس کے دل کی رفتار نے تیزی پکڑی۔دل ایسے دھڑک رہا تھا مانو ابھی سینہ چیرتے باہر آجائیں گا۔اس کے قدم پھر چل پڑے

اس بار رفتار تیز تھی لیکن اس کے پیچھے سے آتے قدموں کی چاپ میں بھی تیزی آگئی تھی۔اس نے چلتے چلتے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

غلطی بہت بڑی غلطی!

پیچھے اسٹریٹ لائیٹس کی روشنی میں اسے وہ دکھا تھا۔سیاہ ہوڈ پر سیاہ جینس پہنے وہ اس کے پیچھے آرام سے اپنے بھاری قدم اٹھاتے ایسے چل رہا تھا جیسے اس کو پکڑنا اس کے لیے کوئی مشکل کام ہی نہیں۔چہرا کیپ کی وجہ سے سائے میں تھا۔وہ مسلسل پیچھے اسے دیکھتی بھاگ رہی تھی ہیلز ہاتھ سے کب چھٹی کسے معلوم تھا؟وہ تو بس بھاگ رہی تھی جب اس کا پاؤں کسی چیز سے ٹکر کر موڑا اور وہ پتھریلے روڈ پر بے دردی سے گری تھی۔ہاتھوں کی جلد بری طرح چھلی تھیں۔اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پاؤں میں موچ آنے کی وجہ سے اسے اٹھا نہیں جا رہا تھا۔وہ اس شخص کی طرف دیکھتی روڈ پر بیٹھے بیٹھے پیچھے کی طرف کھسکی۔چہرا پسینے سے تر تھا۔ بالوں کی لٹیں پسینے کے باعث گردن اور چہرے سے چپک چکی تھیں۔ہیزل آئیز

www.novelsclubb.com

میں خوف تھا۔وہ شخص اب بہت قریب آچکا تھا۔اس کے وجود میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کے وہ چلائے، کسی کو بلائیں۔وہ وہیں بیٹھ گئی مزید وہ پیچھے نہیں جاسکتی تھی۔وہ شخص اس کے سامنے آکے رک گیا پھر گھٹنے کے بل اس کے سامنے بیٹھا۔ کیپ کے سائے میں چھپے سیاح مائل لب ایک جانب پھیلے تھے۔اس شخص نے ایک انگلی اس کی تھوڑی پر رکھ کر اس کا جھکا چہرہ اٹھایا تھا۔

"اور کتنا بھاگو گی مجھ سے رینا؟"اس شخص کی بھاری آواز سیرینا کے کانوں میں گونجی۔

"جانتی نہیں ہو میں تمہیں کہیں سے بھی ڈھونڈلوں گا؟"اس کی آواز میں ایک شدت تھی ایک جنون سا تھا سیرینا کے رونٹے کھڑے ہوگئے تھے جب وہ شخص اس کے کان کے پاس جھکا تھا۔

"مجھے یہ نہیں پسند کے تم مجھ سے یوں بھاگو!"یہ لہجہ اس لہجے میں کچھ تھا جیسے۔۔۔۔جیسے حکم دیا گیا ہو۔وہ ایک دم پیچھے ہوا تھا سیرینا کے بالوں کو پیچھے

گردن سے اپنی مضبوط گرفت میں لیے اس کا چہرہ جھٹکا دے کر اپنی جانب کیا سیرینا کی دل خراش چیکھ نکلی تھی اس شخص کی گرفت بہت مضبوط تھی سیرینا کو ایسا لگا جیسے اس کے بال جڑ سے اکھڑ جائیں گے۔

"سمجھیں؟" اس کی آواز تیز ہوئی اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کے بیٹھی۔ گہری سانس لیتے اس کے آنکھوں میں آنسوئیں بھر گئے تھے کمرے میں اندھیرا تھا اس نے سائڈ لیمپ اپنے کانپتے ہاتھوں سے جلایا خشک لبوں پر زبان پھیرتی وہ گھٹنیں اپنے سینے سے لگائے ہاتھ ان کے گرد باندھ کے خود میں سیمٹ کر بیٹھ گئی۔ آنسو تر اتر چہرے پر بہہ رہے تھے۔ اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بھ۔۔۔۔۔بھا۔۔۔۔۔۔بھائی۔" ارد گرد دیکھتے اس نے کانپتے لہجے میں بولا آواز سرگوشی نما تھی۔ اور وہ ایک جھٹکے سے بیڈ سے اتری تھی بغیر ٹائیم دیکھے وہ ننگے پاؤں اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی۔ عمار کا کمرا اس کے کمرے کے برابر میں ہی تھا

اس لیے عمار کے کمرے کا دروازا دیوانا وار بجایا۔ بغیر رکے وہ دروازا بجائے جا رہی تھی جب تک دروازا کھلا نہیں۔

"کون ہی۔۔۔۔۔" اس سے پہلے وہ اپنی نیند سے بیدار ہوی آنکھوں کو کھولتا سیرینا روتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گئی۔ عمار نے حیرت سے آنکھیں کھول کر اسے اپنے سے لپٹا دیکھا نیند فوراً اڑھ گئی تھی۔

"ر۔۔۔رینا کیا ہوا؟ کیوں رو رہی ہو؟" سیرینا نے کوئی جواب نہیں دیا تو عمار نے اسے خود سے الگ کیا اور کاندھوں سے پکڑ کر اسے بیڈ پر بٹھایا سائیڈ ٹیبل سے جگ اٹھا کر گلاس میں پانی اونڈیل کر اسے دیا۔ سیرینا نے بس دو گھونٹ پی کر گلاس واپس اس کی طرف بڑھا دیا۔ وہ اب تک ویسے ہی رو رہی تھی۔ اس کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھتے عمار نے اس کے رونے کے باعث سرخ ہوتے چہرے کو دیکھا۔

"مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟ ایسے روگی تو مجھے کیسے کچھ پتا چلے گا میری جان؟"

"بھ۔۔۔۔بھائی وہ۔۔۔۔۔۔وہ پھر۔۔۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔۔خوا۔۔۔۔۔۔خواب آ۔۔۔آیا وہ پھر م۔۔۔۔میرے۔۔۔۔۔۔۔خواب میں آیا۔۔۔۔وہ پھ۔۔۔۔پھر وا۔۔۔واپس آگیاہ۔۔۔۔۔ہے بھائی۔" مسلسل رونے کے باعث اس سے بولا بھی نہیں جارہا تھا۔اس کی بات سنے کے بعد عمار نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

وہ واپس آجائے ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا!

"میڈیسن لی تھی آج رات؟"اس نے احتیاط سے لفظوں کا چناؤ کرتے پوچھا۔

"م۔۔۔میں کیوں لوں ر۔۔۔۔روز میڈیسن؟ م۔۔۔میں تم۔۔۔ تمہیں پا۔۔۔ پاگل لگتی ہوں یا ذہنی مر۔۔۔۔۔۔مریض؟"وہ روتے ساتھ غصے میں بولی تھی

عمار نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"کس نے کہا تم ذہنی مریض ہو؟ کیا میں نے کبھی کہی ایسی بات؟"آرام سے سیرینا کو اٹھا کر اسے اس کے کمرے کی طرف واپس لے کر جاتے عمار نے سیرینا سے پوچھا تو اس نے معصومیت سے نفی میں سر ہلایا۔

"تو پھر ایسا کیوں سوچ رہی ہوں؟ پتا ہے وہ میڈیسن کبھی کبھی میں بھی لیتا ہوں۔ وہ صرف مائینڈ کو کالم رکھنے کے لیے ہوتی ہیں تاکہ نیند اچھی آئے اور ہم صبح فریش اٹھے۔" وہ بولتے بولتے اسے کمرے میں لا کر بیڈ پر بیٹھا کر اب میڈیسن نکال رہا تھا میڈیسن اسے کھلانے کے بعد عمار نے سیرینا کو بیڈ پر لٹا دیا اور اس کے سرحانے بیٹھ کر اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے انہیں سہلانے لگا۔

اسے آج بھی یاد تھا جب بچپن میں سیرینا کو کبھی نیند نہیں آتی تھی تو وہ زرمینا صاحبہ کو اپنے پاس بلانے کے بجائے عمار کے کمرے میں جا کر اسے اٹھا کر اپنے کمرے میں لاتی تھی پھر خود بیڈ پر لیٹ جانے کے بعد اسے اپنے سرحانے بٹھانے کے بعد عمار کا ہاتھ اپنے بالوں پر رکھ کر مسکراہٹ چھپائے اپنی آنکھیں بند کر دیتی تھی اور عمار پھر تب تک اس کے بال سہلاتا تھا جب تک وہ گہری نیند میں نہ چلی جائے۔ وہ یہ بات سوچتے مسکرا دیا۔ ویسے بہن بھائی بچپن میں لڑا کرتے ہیں لیکن ان دونوں میں بچپن میں ایسی محبت تھی کے کوئی ان کی لڑائی کروا ہی نہیں سکتا تھا بڑے ہونے

کے بعد دونوں بچوں کی طرح لڑتے تھے لیکن پیار ویسا کا ویسا ہی تھا ظاہر تب ہوتا تھا جب دونوں میں سے کوئی پریشانی، مصیبت، تکلیف یا مشکل میں ہوتا تھا۔ سیرینا اس واقعے سے پہلے بلکل بھی ایسی نہیں تھی جو چھوٹی سے چھوٹی بات پر غصہ کرے، چڑچڑی ہو بلکہ وہ تو ہر وقت مسکراہٹ لبوں پر سجائے خوش رہنے والی لڑکی تھی۔ اسے وہ لوگ بلکل پسند نہیں تھے جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کریں لڑے جھگڑا کریں لیکن اسے کیا پتا تھا کے وہ ایک دن خود ایسی بن جائے گی بلکہ بنے گی کیا اس کو تو ایسا اس واقعے نے بنا دیا تھا۔

سارے ڈریسیس کی شوٹ ختم ہوتے ہوتے رات ہو گئی تھی اور وہ اتنا تھک گئی تھی کے گھر آتے ساتھ سو گئی تھی۔ اسی لیے رات کو سونے سے پہلے لینے والی میڈیسن کو کھانا بھول گئی تھی اور اسی وجہ سے اسے دو بار اان خوابوں میں سے ایک آیا تھا جو اسے تین سال پہلے آیا کرتے تھے۔

عمار کو اب نیند نہیں آنی تھی۔ وہ نا جانے کب تک اس کے سرحانے بیٹھا اس کے بالوں کو سہلا رہا تھا۔

•••••••••••••••••

وہ مصروف سے انداز میں موبائل پر بات کرتی سیڑھیوں سے اترتی ڈائننگ ٹیبل کی طرف آ رہی تھی۔

نیلی رنگ کی فلئر جینز پر ناف تک آتی سیاح شرٹ جس کی آستینوں میں تھمب ہول تھا پہنی ہوئی تھی۔ سیاح اینکل اسٹریپ ہیلز پہنے ایک ہاتھ میں براؤن کوٹ اور کندھے پر سیاح پرس ٹانگے وہ آفس جانے کے لیے بلکل تیار تھی۔ موبائل کو کان سے ہٹاتے اس نے موبائل پرس میں ڈالا اور ایک ملازم جو اسی کے انتظار میں کھڑا تھا اس کو کوٹ اور پرس ہاتھ میں دیتے وہ ٹیبل کی طرف آئی۔

"گڈ مارننگ۔" مسکراتے ہوئے بولتی وہ اپنی چیئر پر بیٹھ گئی۔

"اسلام علیکم۔" زرمینا صاحبہ اور ریاض صاحب نے بیک وقت کہا عمار جو "گڈ مارننگ" بولنے کے لیے منہ کھولنے والا تھا فوراً بند کر لیا اور بہت تمیز دار انداز میں سلام کرا۔ سیرینا کھجل سی ہو کر بال کان کے پیچھے کرتی بولی "اسلام علیکم" جس کا جواب دونوں نے مسکراتے ہوئے دیا۔

"کیسی ہے میری بیٹی؟" ریاض صاحب نے محبت سے اسے دیکھتے پوچھا۔

"بلکل ٹھیک۔" اس نے مسکرا کر جواب دیا۔ ریاض صاحب نے سر ہلا کر بریک فاسٹ کی طرف اشارہ کیا تو سب نے بریک فاسٹ شروع کیا۔

"وہ سیرینا بیٹے پھر کیا سوچا؟" ریاض صاحب نے پوچھا وہ سمجھ گئی تھی کہ ان کا اشارہ کس طرف ہے۔

"سیرینا تیار ہے۔" سیرینا کی جگہ زرمینا صاحبہ نے جواب دیا ریاض صاحب کو خوشگوار حیرت ہوی انہوں نے دل میں شکر کیا تھا جبکہ عمار کو کچھ زیادہ حیرانی ہوئی

تھی لیکن ایک عجیب سا سکون ملا تھا۔عمار کی نہیں بلکہ سب کی نظر میں سیرینا نے سہی فیصلہ لیا تھا لیکن کیوں لیا تھا یہ کوی نہیں جانتا تھا۔

•••••••••••••••••

"یہ پروجیکٹ ہماری کمپنی کے لیے بہت زیادہ فائدے مند ہونے والا ہے۔ہمیں اس پروجیکٹ پر بہت محنت کرنی ہو گی اور مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ کریں گے۔ آج کی میٹنگ یہیں اینڈ کرتے ہیں۔آج سے پروجیکٹ پر کام شروع ہو جانا چاہیے۔" اپنے بلیزر کا بٹن بند کرتے وہ اپنی چیئر سے اٹھ گیا تو معاز بھی اس کے پیچھے کچھ فائلز ہاتھ میں لیے چل دیا۔آفس روم میں پہنچتے ہی ریان اپنی چیئر پر بیٹھتے ہی معاز کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"وہ یہ کچھ فائلز تھیں ان پر آپ کے سائین چاہیے۔" اس نے کچھ فائلز ریان کے سامنے رکھی ٹیبل پر رکھیں۔ریان نے ان فائلز پر سائین کر کے اسے واپس دیں۔

"اور سر وہ آپ کی اگلے مہینے کی فلائٹ کروادوں لندن کی۔ابھی سے ؟"ریان نے چونک کر اسے دیکھا پھر یاد آتے ہی اس نے کوفت سے آنکھیں میچیں کل صبح کا منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا پھر کچھ سوچ کر بولا۔

"ہاں کروادو۔" معاز سر ہلا کر چلا گیا تو ریان بھی اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

....

"اسلام علیکم۔کیسی ہیں آپ؟"عمارہ صاحبہ فون کان سے لگائے خیریت معلوم کرتی لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"واعلیکم اسلام۔میں بلکل ٹھیک۔آپ کیسی ہیں؟"دوسری طرف سے زرینا صاحبہ کی آواز اسپیکر میں گونجی تھی۔

"الحمدللہ۔میں بھی بلکل ٹھیک اور آپ بتائیں کیا مصروفیت چل رہی آج کل؟" عمارہ صاحبہ نے پوچھا۔

"آج کل تو کچھ خاص مصروفیت نہیں ہے۔آپ سنائے؟"

"میری تو کوی مصروفیت نہیں ہوتی گھر میں ہی ہوتی ہوں بس۔اچھاوہ میں نے آپ کو سیرینااور ریان کے رشتے کے سلسلے میں بات کرنے کے لیے فون کیا تھا۔"

"جی جی ہماری طرف سے ہاں ہیں۔"زرمیناصاحبہ کے لہجے میں بہت خوشی تھی عمارہ صاحبہ کو تواتنی خوشی ہوی تھی کے ان کے چہرہ کھل اٹھاتھا۔سامنے سے آتے علی صاحب انہیں مسکراکر دیکھتے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"ہمیں آپ لوگوں کے اس فیصلے سے بہت زیادہ خوشی ہوئی ہے زرمیناصاحبہ۔ آپ لوگ ہماری طرف سے بے فکر ہو جائے۔سیرینااب سے میری بھی بیٹی ہے۔ ایساکرتے ہیں کل ڈنر دونوں فیمیلیز باہر کرتے ہیں؟رشتے کے حوالے سے کچھ باتیں بھی ڈسکس کرلیں گے۔"

"جی یہ تو بہت اچھاپلین ہے۔"

"چلیں ٹھیک ہے۔ کل پھر ہم ملتے ہیں ڈنر پر۔ خدا حافظ۔" بات ختم کرتے انہوں نے فون سامنے رکھی ٹیبل پر رکھا اور خوشی سے مسکراتے ہوئے علی صاحب کو دیکھا۔

"آپ کو پتا ہے سیرینا نے ہاں کر دی ہے۔ میں ڈیل جیت گئی۔ آپ کو پتا ہے جب میں نے اسے اس دن دیکھا تھا تب سے مجھے اسے اپنی بہو بنانے کی خواہش ہوئی تھی۔ کتنی سمجھدار سلجھی ہوئی بچی ہے۔ ریان اور سیرینا کی جوڑی خوب جمیں گی۔"

"جی بلکل آخر پسند جو آپ کی ہے۔ وہ اچھی تو ہو گی ہی بلکل آپ کی طرح۔" وہ شریر انداز میں بولے عمارہ صاحبہ ہنس دی پھر کچھ یاد آتے اٹھیں۔

"میں بھول گی میڈیسن لینا۔" اٹھ کے کچن کی طرف جاتے وہ سر پر ہاتھ مارتے بولیں۔

ایک دن کہیں آپ ہمیں ہی نا بھول جائیں بیگم۔""

"ایسا کبھی ہو سکتا ہے؟ میں ہر چیز بھول سکتی ہوں لیکن آپ کو اور ریان کو کبھی نہیں بھول سکتی۔" ان کے لہجے میں محبت تھی، پیار تھا، اپنے شوہر اور بیٹے کے لیے اپنائیت ہی اپنائیت تھی۔ وہ میڈیسن لینے کے بعد چلتی ہوئی علی صاحب کے برابر آکر بیٹھ گی اور رخ ان کی طرف کر لیا۔

"دیکھ لیں ابھی تو ایک اور فرد آنے والا ہے ہماری زندگیوں میں۔"

"ہاں تو وہ ایک اور فرد بھی میری زندگی میں اتنی ہی اہمیت رکھے گا جتنی آپ دونوں رکھتے ہیں۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے بولا۔

"ویسے میں آپ کا شوہر ہوں میری اہمیت ان دونوں سے تھوڑی بڑھا دیں تو۔۔۔" انہوں نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا اور ہمیشہ طرح اس بات پر عمارہ صاحبہ کی ہنسی کی آواز گونجی تھی جو علی صاحب کے کانوں میں کسی پھوار کی طرح برسی تھی۔

"سب ایک برابر ہیں علی صاحب زیادہ چوڑے نا ہو آپ۔" ان کی بات سن علی صاحب کا قہقہہ شاہ ہاؤس میں گونجتا سامنے سے آتے ریان کو تکان سے مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"آپ زیادتی کر رہی ہیں ریان سے پہلے میں آپ کی زندگی میں آیا تھا۔" بات بڑھائی گئی۔

"ہاں تو میں کہہ تو رہی ہوں دونوں سے برابر کا پیار کرتی ہوں۔" بات کو ختم کرنا چاہا۔

"دکھتا تو نہیں ہیں۔مان لیں مجھ سے زیادہ پیار ریان کو دیتی ہیں آپ۔" لہجے میں مصنوعی ناراضگی آئی۔

"بس کریں ڈیڈ اس عمر میں بھی جیلس ہو رہے ہیں وہ بھی اپنے ہی بیٹے سے۔"

ریان کو جب ان دونوں نے کھڑا نوٹ نہیں کیا تو وہ خود ہی بولتا بازوں میں ٹنگا بلیزر صوفے پر رکھتا عمارہ صاحبہ کے سامنے فرش پر بیٹھ گیا۔

"ہاں تو جیلس ہونے کی بھی کوئی عمر ہوتی ہے بھلا؟ تم ہی آئے ہو بیچ میں ہم تو بڑے سکون سے اپنی زندگی جی رہے تھے۔" غصے سے اسے دیکھتے انہوں نے اسے بھرپور انداز میں جواب دیا۔

"واٹ ڈیڈ سیریسلی؟" صدمے سے چور سر عمارہ صاحبہ کی گود سے اٹھا کر وہ چلایا۔

"ہ۔۔ہاں تو میں نے کونسا کچھ غلط کہا ہے سچ ہی کہہ رہا ہوں۔" انہوں نے پراعتماد انداز میں گردن اکڑا کر کہا۔

"بس کریں آپ دونوں اور ریان بیٹا جاؤ فریش ہو کر آؤ کچھ بات کرنی ہے ہمیں آپ سے۔" عمارہ صاحبہ نے اسے اٹھنے کا کہا تو وہ سر ہلاتا اٹھ گیا۔

"مجھے بھی آپ لوگوں سے کچھ بات کرنی ہے۔" وہ سنجیدگی سے کہتا اپنا بلیزر صوفے سے اٹھا کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

•••••••••••••••••

وہ گاڑی ائیر پورٹ کے باہر روکتے اترااور اندر کی جانب بڑھ گیا شاید اسے دیر ہو گئی تھی کیونکہ فلائٹ لینڈ کر چکی تھی اور رش بہت تھا۔اس نے ادھر اودھر نظریں گھمائیں پھر آنکھیں بند کرتے خود کو ملامت کیا۔اتنے لوگوں میں وہ اسے دکھ ہی نا جائے۔سیاح پینٹ کی جیب سے اپنا موبائل نکالتے اس نے کسی کو کال لگائی کال ملتے ہی کسی کی غصے بھری نسوانی آواز کان سے ٹکرائی۔

"آئی نیوا ٹ تم کبھی ٹائم پر نہیں پہنچتے۔فلائٹ کو لینڈ کیے پندرہ منٹ گذر چکے ہیں یہاں میں دھوپ میں کھڑی تپ رہی ہوں اور تمھارا کوئی اتا پتا ہی نہیں ہے۔"اس لڑکے نے موبائل تھوڑا کان سے ہٹایا وہ لڑکی باقاعدہ چیخ رہی تھی جب اس کی تقریر ختم ہوئی تو وہ سکھ کا سانس لیتے بولا۔

"میری جان آئیم سوری آفس اور ائیر پورٹ کا فاصلا اتنا زیادہ ہے اور میں گاڑی کو اڑاتے ہوئے لایا پھر بھی دیر ہو گئی۔اب ان باتوں کو چھوڑو اور مجھے بتاؤ ہو کہا تم؟" وہ بولتے ساتھ ادھر اودھر نظریں بھی گھما رہا تھا۔

"تمھارے پیچھے ہوں۔" اس لڑکی کی آواز بہت قریب سے آئی تھی وہ چونک کے پیچھے مڑا اور وہی ٹھہر گیا۔

وہ سامنے کھڑی تھی پورے پانچ سال بعد آج وہ اسے اپنے سامنے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔اس لڑکی کا دراز قد تھا، تناسب جسم، دودھیا رنگ، بال نہ زیادہ بڑے تھے نہ زیادہ چھوٹے بالوں کو ایش براؤن رنگ میں ڈائے کیا ہوا تھا۔خوب صورت نکوش کی حامل وہ لڑکی بے حد حسین تھی۔اس کا چہرہ سیرینا سے بہت ملتا تھا۔ گہرے نیلے رنگ کی اسکنی جینس پر بلیک سوویٹ شرٹ میں ملبوس وہ لڑکی اسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔ مُسکرانے سے اس لڑکی کے دونوں گالوں پر ڈمپل پڑتے تھے جو سامنے کھڑے لڑکے کو بے حد پسند تھے۔ لیکن اس لڑکی کو اپنا غصہ پھر سے یاد آیا تو مسکراہٹ فوراً غائب ہوی۔اپنی بڑی بڑی سیاح آنکھوں کو چھوٹا کرتے وہ اسے گھورنے لگی۔اس سے پہلے وہ لڑکی پھر سے شروع ہوتی وہ لڑکا اسے اپنے سینے

www.novelsclubb.com

سے لگا گیا۔ دونوں ائیر پورٹ کے بیچ و بیچ کھڑے دنیا جہاں سے بے خبر ایک دوسرے کے گلے لگے کھڑے تھے۔

"یوڈونٹ کیئر اباوٹ می عمار۔" اس نے عمار سے الگ ہوتے بڑی ہی کوئی اداسی سے بولا تھا عمار نے اسے حیرانی سے دیکھا۔

"آئینہ، ہاؤ کین یو سے دیٹ ؟ آئی ڈو کیئر اباوٹ یو میری جان۔" عمار نے محبت سے کہا جس پر آئینہ نے اسے آنکھیں اٹھا کر دیکھا۔

"تو پھر اتنی دیر سے کیوں آئے ہو؟ کہا تھا نا جلدی آنا کال پر تو بڑا کہہ رہے تھے تمہارے لیے تو رات سے ائیر پورٹ پر کھڑا انتظار کرلوں گا۔" وہ عمار کی نخل اتارتے بولی جس پر اس کا قہقہہ بے ساختہ تھا آئینہ آنکھیں گھماتے ایگزٹ ڈور کے جانب بڑھنے لگی۔ عمار اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

•••••••••••••••••

وہ سیڑھیاں اترتا سیدھا ڈائننگ ٹیبل پر آکر بیٹھ گیا جہاں علی صاحب پہلے سے ہی سر براہی کرسی پر براجمان تھے ریان ان کے سیدھے ہاتھ کی طرف رکھی چیئر پر بیٹھ گیا۔ عمارہ صاحبہ ملازمہ کو کچھ کہتی اب آکر بیٹھ گئی تھی۔

"جی بولیں مام کیا بات کرنی تھی آپ کو؟" وہ کھانا اپنی پلیٹ میں نکالتے بولا۔

"سیرینا نے رشتے کے لیے ہاں کردی ہے۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی ریان کا کھانا نکالتے ہاتھ ایک سیکنڈ کے لیے رکے تھے پھر اس نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا جن کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔

"مبارک ہو۔" وہ دھیمے سے مسکرا کر آہستگی سے بولا۔

"میں اگلے مہینے لندن جا رہا ہوں۔" اب اس نے اپنی بات سنجیدگی سے کہی۔ عمارہ صاحبہ کے چہرے سے مسکراہٹ فوراً غائب ہوئی۔

"واٹ ؟لیکن کیوں ؟اب جب سیرینا نے ہاں کر دی ہے تو تمہیں اپنی شادی کا سوچنا چاہیے نا کہ ملک سے باہر جانے کا۔" ان کے لہجے صاف غصہ تھا۔

"مام مجھے جانا ہو گا میری امپورٹنٹ میٹنگ ہیں جو کب سے آگے بڑھے جا رہی ہے اور ویسے بھی اب تو فلائٹ بوک ہو چکی ہے میں کچھ نہیں کر سکتا۔" اس نے کندھے اچکا دیے۔

"کیوں کچھ نہیں کر سکتے ؟ کینسل کرواؤ بوکنگ ابھی اسی وقت۔" انہوں نے جیسے اپنا حکم سنایا۔

"اوہو مام اب کچھ نہیں ہو سکتا اور شادی کونسا ابھی ہو رہی ہے میری ؟آپ کیوں پریشان ہو جاتی ہیں ؟" اس نے نرمی سے کہا۔

"کل ہمیں ان کے ساتھ ڈنر پر جانا ہے اور ڈیٹ ہم وہیں ڈیسائڈ کر لیں گے !"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جی بلکل کر لیں گے۔" اس نے تابیداری سے سر ہلایا اور عمارہ صاحبہ کا خون کھول گیا۔

"بس کریں آپ دونوں یہ کیا بچوں کی طرح بحث کر رہے ہیں؟ ریان تمہیں اگلے مہینے جانا ہے نا ابھی تو نہیں تو پھر کیوں بات کو اتنا بڑھا رہے ہو؟ میرے پاس ایک حل ہے آپ دونوں اگر سن لیں تو مہربانی ہو گی۔" علی صاحب نے کھانے سے ہاتھ روکتے غصے سے کہا تو وہ دونوں خاموش ہوئے اور سر ہلاتے ہوئے انہیں بولنے کا اشارہ کیا۔

عمارہ کو تمھاری شادی جلد سے جلد کرنی ہے اور تمہیں اگلے مہینے جانا ہے تو حل یہ ہے کے ہم ابھی نکاح کر لیتے ہیں شادی اور باکی کے ساری فنکشن ریان کے آنے کے بعد کر لیں گے۔" انہوں نے اپنی بات کہی تو عمارہ اور ریان نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر عمارہ صاحبہ نے سر زور و شور سے ہلایا۔

"یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔" عمارہ صاحبہ نے حیرانی سے کہا۔

"ایسے تھوڑی میں کہتا کے تم عقل سے پیدل ہو۔" ان کے سنجیدگی سے کہے گئے جملے پر وہ جل کر بھسم ہی تو ہو گئی تھیں۔

"تم تو چپ ہی رہو ہم جس وقت بات کر رہے تھے تم نے اس وقت آرام سے سوچ لیا اور مجھے عقل سے پیدل کہہ رہے ہو۔" وہ آنکھیں گھماتے ہوئے بولیں۔

جی ہاں ماناان دونوں کے بیچ بہت محبت ہے لیکن فضول باتوں پر ایک دوسرے سے بحث کرنا بھی ان دونوں کو بہت پسند ہے۔

"اچھا پلیز اب آپ لوگ شروع مت ہو جائیں۔" ریان نے انہیں دیکھتے ہوئے روکا کیوں کے اسے پتا تھا یہ فضول بحث کافی آگے تک جا سکتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"اور مام دیکھ لیں سیرینا نہیں مانے گی اتنی جلدی نکاح کرنے کے لیے۔" اس نے سنجیدگی سے کہا عمارہ صاحبہ نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

"کیوں نہیں مانے گی؟ اس نے ہاں تو کر دی ہے!" انہوں نے ریان کو نا سمجھی سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"آپ دیکھ لیں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"اس نے کندھے اچکاتے ہوئے بولا اور دوبارا کھانا کھانے لگ گیا۔عمارہ صاحبہ سر جھٹک کر خود بھی کھانا کھانے لگیں۔

وہ پر یقین تھیں کے سیرینا مان جائے گی!

....

"مجھے تو یقین نہیں آرہا میری بیٹی میرے سامنے بیٹھی ہے۔پانچ سال سے بس تمھاری آواز سنی ہے یا ویڈیو کال پر بات ہوئی ہے۔میرا اپنی بیٹی کو گلے لگانے کا ارمان اتنے عرصے بعد آج پورا ہوا ہے۔"زرمینا صاحبہ نے محبت سے بولتے اسے دوبارا گلے سے لگایا۔

وہ دونوں کچھ دیر پہلے ہی خان ہاؤس پہنچے تھے تب سے زرمینا صاحبہ آئینہ کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی تھیں۔وہ لوگ اس وقت لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے۔ایک صوفے پر زرمینا صاحبہ اور آئینہ بیٹھے تھے سامنے والے صوفے پر عمار اور ریاض صاحب بیٹھے مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

"اب تو آ گئی ہوں نا میں ماما اب آپ کے پاس آتی رہا کروں گی ڈونٹ وری۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور زرینا صاحبہ نے اسے گھورا۔

"کیا مطلب کے آتی رہا کروں گی؟ تم اپنی ماما کے ہوتے ہوئے کسی ہوٹل میں رکو یہ میں ہونے نہیں دوں گی۔ چپ کر کے یہیں رہو اور ویسے بھی اب کچھ عرصے میں تمہیں ہمارے پاس ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہی آنا ہے۔" مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے انہوں نے اسے پیار سے کہا وہ سر جھکا کر مسکرا دی اس کی مسکراہٹ دیکھ عمار نے بڑی دلچسپ نگاہوں سے اسے نہارا تھا۔

"ماما رینا نظر نہیں آ رہی؟" اس نے ادھر اودھر نظریں دوڑائی پوچھا۔

"رینا آفس میں ہے ہمیشہ کی طرح۔" جواب عمار کی طرف سے آیا تھا آئینہ نے غصہ بامشکل ضبط کیا۔

"یہ کیا بات ہوئی جب میں فون کرتی تھی تب وہ آفس میں ہوتی تھی اب میں آئی ہوں وہ تب بھی آفس میں ہے۔ آنے دو اسے اس کی تو میں کلاس لیتی ہوں۔" وہ

غصے سے کہتی ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ گئی اس کی آخری بات پر ریاض صاحب اور زرمینا صاحبہ ہنس دیے اس نے نا سمجھی سے ان کو دیکھا۔

آپ لوگ ہنس کیوں رہے ہیں؟""""

"رینا وہ رینا نہیں رہی، آئینہ۔ ہماری رینا بہت بدل گئی ہے۔" عمار نے سنجید گی سے کہا وہ کسی گہری سوچ میں لگ رہا تھا آئینہ نے چونک کر اسے دیکھا آئینہ ہر چیز سے بے خبر سیرینا کو پرانی والی ہنس مک سیرینا سمجھ رہی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کے وہ اب ویسی نہیں رہی۔

"اچھا خیر چھوڑیں آپ لوگ مجھے یہ بتائیں کے وہ آئے گی کب تک؟" اس نے سوال چینج کیا۔

"اس کی اپنی مرضی ہوتی ہے۔ کبھی جلدی آتی ہے کبھی بہت دیر سے۔ میں فریش ہو کر آتا ہوں۔" عمار نے آہستگی سے اسے جواب دیا اور اٹھ کر سیڑھیوں کے جانب بڑھ گیا۔ آئینہ اس کی پشت دیکھتی رہ گئی تھی۔

•••••••••••••••••

وہ چابیوں کی مدد سے گھر کا دروازا کھولتے اندر آگئی۔وہ گھر نا زیادہ بڑا تھا نا زیادہ چھوٹا۔نفاست سے سجا اس گھر میں ہر وہ چیز تھی جس کی گھر کے مقین کو ضرورت پڑتی ہے۔وہ گہری سانس لیتی سیاح لیدھر کے صوفے پر بیٹھ گئ۔دماگ میں سو چیزیں چل رہیں تھی۔وہ سکون حاصل کرنے کے لیے یہیں آتی تھی۔

"آگئی تم سیرینا؟"کوئ سیڑھیوں سے اترتا اس تک آتے ہوئے بولا۔سیرینا نے کوئی جواب نہیں دیا۔وہ ویسے ہی سر صوفے کی پشت سے ٹکائے آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی۔چہرے پر صاف تھکان سی تھی جو اس کے برابر بیٹھے شخص نے دیکھ لی تھی۔

"کیاہوا بہت تھکی تھکی سی لگ رہی ہو؟"اس شخص اس کو نظروں میں لیتے پوچھا۔

اس نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

تھک ہی تو گئی ہوں۔""""

www.novelsclubb.com

کس سے؟""""

خود سے۔""""

کوی وجہ؟""""

بہت سی ہیں۔""""

کوئی ایک بتاو؟""""

وہ خواب۔۔۔""""

پھر سے؟""""

ہاں!""""

"مسلئہ اس خواب کا نہیں تمھارا ہے۔" سیرینا سیدھی ہو کر بیٹھی اور اسے اجنبی سے دیکھا۔

میرا؟""""

ہاں۔ تمھارا۔"""

کی"سے؟"

اس کو خود پر حاوی کر لیا ہے تم نے!"""

نہیں۔"""

ہاں!"""

نہیں!"""

"خود سے جھوٹ بول کر خود کو ہی تکلیف ہوتی ہے اور تم کب سے یہ کرتی آرہی ہو۔"اس شخص کی نظریں سیرینا کی آنکھوں پر جمیں تھی جیسے وہ انہیں پڑھ رہا ہو جیسے وہ اس کی آنکھوں سے اس کے اندر کا حال جان سکتا ہو۔سیرینا نے نظریں چرا لیں۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔"اس بار آواز دھیمی تھی۔"

"ایسا ہی ہے!" سیرینا کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہے یہ شخص ہمیشہ اسے لاجواب چھوڑ دیتا تھا۔اس نے جانے کا سوچا آج اس کی بوتیں سیرینا کو اچھی نہیں لگ رہی تھیں۔اس سے پہلے وہ اٹھتی اس شخص کی آواز دوبارا گونجی۔

"کہیں نہیں جارہی تم!" سیرینا نے حیرانی سے اسے دیکھا۔اسے کیسے پتا چلا وہ جارہی ہے؟اسے بے اختیار ڈر لگا تھا۔

مجھے ضروری کا۔۔۔۔""

"کوئی ضروری کام نہیں ہے تمہیں۔اگر ہوتا تو یہاں نا آتیں۔" اب کے وہ شخص صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا گویا قافی لمبی بات کرنے کا ارادہ ہو۔

ایسے کیوں ہو تم باصل؟" وہ چڑ کر بولی۔"

کیسا؟" اس نے بھوئیں اچکاتے پوچھا۔"

"جیسے ابھی کچھ دیر پہلے تھے۔" اس نے دانت پیستے کہا۔

"کیسا؟"اس نے دوبارا وہی پوچھا اور سیرینا نے اپنے سائیڈ میں رکھا کشن اس کے سر پر مارا جس پر وہ بس مسکرایا تھا وہ باآسانی چڑجاتی تھی۔ہمیشہ کی طرح!

"کیا ہے؟"اس کی مسکراہٹ دیکھ سیرینا کو مزید تپ چڑی تھی۔

کیا؟""""

مسکراؤ مت!""""

"اوکے۔"اس نے مسکراہٹ چھپالی۔وہ تاثرات چھپانے میں ماہر تھا جب ہی تو آج تک سیرینا اسے جان نہیں سکی۔سیرینا کو اس کے نام کے علاوہ اس کے بارے میں صرف اتنا پتا تھا کے اس کا اس دنیا میں کوئی نہیں اور وہ اکیلا رہتا ہے۔بس! کہاں جاب کرتا ہے،کتنا کماتا ہے،کیوں اتنا عجیب سا برتاؤ کرتا ہے وہ کچھ نہیں جانتی تھی اور نا کبھی جان سکی تھی۔یہ سامنے بیٹھا شخص ایک ایسا واحد شخص تھا جس کو وہ کبھی پڑھ نہیں سکی تھی۔وہ موقع کہاں دیتا تھا؟

"سیرینا؟" باصل نے اسے پکارا تو وہ چونک کے اپنے خیالوں سے باہر آئی اور بھوئیں اچکاتے اسے دیکھا۔

"مت کرو ایسا خود کے ساتھ۔" وہ پھر سے اپنے جون میں لوٹ گیا تھا۔

کیا؟""""

تم جانتی ہو میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں!""""

"میں نہیں جانتی۔" اس نے کندھے اچکاتے سامنے ٹیبل پر رکھی باسکٹ جیسے باؤل میں رکھے فروٹس میں سے سیب اٹھا کے کھانے لگی۔ انداز بے نیاز تھا۔

"جھوٹ! آگے بہت مسئلے ہونگے تمہیں۔" سیرینا کا چلتا منہ رکا تھا اس نے چہرا پھیر کر باصل کو دیکھا۔ نظروں کے سامنے وہ چٹ آئی۔

"میں واپس آگیا ہوں، رینا۔" اس چٹ پر لکھی تحریر یاد آئی۔ جب کے باصل اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتا مسکرایا تھا۔

بتادو۔"اس کی آواز سے وہ چونکی۔"

"میں کچھ نہیں چھپارہی۔"وہ غیر آرام داہوئ تھی۔

"میں نے تو یہ کہا بھی نہیں کے تم کچھ چھپارہی ہو۔"اس نے بھوئیں اچکاتے غور سے اسے دیکھتے کہاجب کے سیرینا پھر چونکی۔اپنی بات سوچتے اس نے زور سے آنکھیں میچیں۔

"تم نے خود یہ واضح کردیاہے کہ تم کچھ چھپارہی ہو۔اب بتانے کی زحمت کرو گی؟"اس نے تنگ آتے پوچھا۔

"ہر بار ہر چیز میرے بغیر بتائے جان جاتے ہو یہ بھی خود ہی جان لو!"اس نے دوبارا سیب کھاناشروع کردیا۔

"مجھے تنگ کرنے میں بہت مزا آتا ہے تمہیں۔ہیں نا؟"اس نے صوفے سے اٹھتے بولا اس کا رخ اوپن کچن کی طرف تھا۔کیبنیٹ سے کافی پاؤڈر نکالتے وہ کافی بنانے لگا تھا۔سیرینا اس کی بات سن کندھے اچکا گئی۔

"فون کیوں بند کیا ہوا ہے تم نے؟"باصل کے سوال پر اس نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"تمہیں کیسے پتا میں نے فون آف کیا ہوا ہے؟"اس کی آواز میں حیرانی تھی باصل ہلکا سا ہنس دیا۔

"کافی پیو گی؟"باصل نے سیرینا کے سوال کو نظرانداز کرتے پوچھا تو اس نے اثبات سر ہلایا۔

"ہاں لیکن بلیک کافی مت بنانا۔"اس نے گندا سا منہ بناتے بولا۔

"وہی بنا رہا ہوں۔" باصل نے کندھے اچکاتے بولا۔ سیرینا تاصف سے سر ہلاتی رہ گئی۔

"یہ لو۔" کچھ دیر بعد دو کپ بھاپ اڑاتی کافی میز پر رکھتے وہ بولا اور واپس اپنی سابقہ جگہ پر بیٹھتے اپنا کپ اٹھا کر کافی پینے لگا جب کے سیرینا منہ کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"اب کونسی نامخلوقانا حرکت کر دی میں نے؟" سیرینا کی حیران پریشان نظریں خود پر محسوس کیے اس لے بھوئیں اچکائے پوچھا۔

"اتنی گرم کافی کیسے پی لی تم نے۔" سیرینا نے اس کے کافی کے خالی کپ کو دیکھا جس میں سے اب تک بھاپ نکل رہی تھی۔

"اب اس میں کیا بڑی بات ہے؟" اب کی بار باصل نے چڑ کر بولا تھا جب کے سیرینا اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔

"تم پکہ ایک ایلین ہو غلدی سے ہماری دنیا میں آ گئی ہو ہیں نا؟ ٹھیک کہہ رہی ہو نا میں؟" اس نے بہت ہی سنجیدگی سے بولا تھا جب کے باصل کو اس کی دماغی حالت پر شک ہوا تھا۔

"شٹ اپ! چلو نکلو میرے گھر سے اب اور یہ جو میرے گھر کی چابیاں لے کر پھرتی ہوں ناانہیں سنبھال کے رکھنا پتا چلے گھم کر دو۔" باصل نے غصے سے بولا سیرینا ہونہہ کرتی کافی پینے لگی۔ باصل زیادہ تر گھر میں نہیں ہوتا تھا اور کہاں ہوتا تھا وہ یہ نہیں جانتی تھی۔ بس گھر کی کیز سیرینا کے پاس ہوتی تھی۔ آج بھی باصل اسے پورے دو تین مہینے بعد اپنے خود کے گھر میں موجود دکھا تھا۔

باصل ایک خوش شکل مرد تھا۔ وہ سیرینا سے پورے پانچ سال بڑا تھا۔ یعنی اٹھائیس سال کا! گھنی پلکوں کے سائے میں سیاح آنکھیں، کھڑی ناک، مردانا نین نکوش کا حامل وہ ایک وجیہ مرد تھا۔ جو ہر لڑکی کو باآسانی پسند آ جائے۔ گھنی پوجھوں تلے عنابی لب سکڑے ہوئے تھے اور سیاح آنکھیں سیرینا کو گھور رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بھئی چلی جاتی ہوں گھورو تو مت۔"اس کی گوریوں سے الجھ کر وہ خالی کپ ٹیبل پر رکھتی اٹھ گئی۔

"شاباش۔" باصل بھی اس کے ساتھ کھڑے ہوتے بولا۔ سیرینا نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا تھا لیکن بولا کچھ نہیں۔ باصل بھی اس کے ساتھ ہی گھر سے باہر نکلا تھا شاید اسے بھی کہیں جانا تھا۔ سیرینا اس سے مل کے اپنی گاڑی میں بیٹھتی گاڑی آگے بڑھا گئی۔

باصل بھی اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا رخ کس جانب تھا؟

معلوم نہیں ہوا!

•••••••••••••••••••

"بولو؟"اس کی بھاری آواز اس کمرے میں گونجی تھی۔ وہ آج بھی اسی بنجر علاقے کے اس گھر میں موجود اس کمرے میں لکڑی کی کرسی پر بیٹھا فون اسپیکر پر کر کے

ٹیبل پر رکھ کسی سے بات کر رہا تھا۔ہاتھ میں چھوٹے سے اسٹونز کو عادتاً اچھالتا واپس کیچ کر رہا تھا۔نیلی آنکھیں فون کی اسکرین پر جمی تھیں۔ٹانگ پر ٹانگ جمائے وہ فون کے پار اس شخص کی بات غور سے سن رہا تھا۔

"کب؟"اس نے اس شخص کی بات سن ماتھے پر بل ڈالے بول کم دھاڑتے ہوئے پوچھا تھا۔

"کرنے دو۔"کچھ سوچ کر وہ واپس آرام دہ ہو کر پشت لکڑی کی کرسی سے ٹکائے بیٹھ گیا اور کال کٹ کر دی۔سر ٹوٹی پھوٹی چھت کی جانب کرتے اس نے نیلی آنکھیں بند کر دیں اور کچھ سوچتا ہوا مسکرا دیا۔

ایک دلکش مسکراہٹ جس میں زہر گھلا ہوا تھا!

(جاری ہے)